میں نیک تھا از منیزہ صدیقی

WWW.NOVELSCLUBB.COM

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

WWW.NOVELSCLUBB.COM

میں نیک تھا

از

منیزہ صدیقی

www.novelsclubb.com

رات کا آخری پہر تھا اور سردی تھی کہ ہڈیوں کے اندر تک گھسی جا رہی تھی۔

سڑکیں بالکل سنسان تھیں، حتیٰ کہ کوئی جانور بھی نظر نہیں آ رہا تھا۔لوگ اس سرد موسم میں اپنے گرم بستروں میں دبکے ہوئے تھے ایسے میں وہ ناک سکوڑے دونوں ہاتھ ہڈ کی جیب میں ڈالے سڑک کے کنارے پیدل چل رہا تھا۔

ٹھٹھرتی سردی کی کھڑکیوں میں کسی کو وہ مسافر تو کسی کو دیوانہ معلوم پڑ رہا تھا۔

تمام گھروں کی بتیاں بجھ چکی تھیں،اندھیری رات میں ستاروں کی جھرمٹ کی روشنی زمین پر پڑنے سے پہلے مدھم ہو رہی تھی۔

کھڑکیوں پر ٹھہرے ہوئے آدم زاد اسے پہچاننے سے قاصر تھے۔ذرا پاس آکر دیکھو تو معلوم پڑ رہا تھا کہ وہ ایک عام سی شکل و صورت اور گہری تاریک آنکھیں رکھنے والا نوجوان تھا جسے یہ محلہ صالح،نیک طبع،صابر اور شریف کے نام سے جانتا تھا۔

اس آخری پہر میں کوئی اس کی جانب متوجہ تھا اور نہ ہی وہ کسی کو اپنی طرف مائل کرنے کا ارادہ رکھتا تھا۔

سیاہ ہڈ چہرے پر گرائے وہ آگے بڑھتا رہا اور کچھ لمحوں بعد اس نے ایک اونچے دروازے کی چوکھٹ پر اپنے قدم روکے۔

ہاتھوں کو جیب سے آزاد کیا اور ڈور بیل بجائی۔ دروازہ کھلنے پر ایک دراز عمر صاحب عینک ناک پر جمائے اسے دیکھ کر مسکرائے تھے۔

سلام اور رسمی روایات کے بعد اس بوڑھے شخص نے اسے اندر آنے کی دعوت دینی چاہی لیکن وہ وہیں منجمد کھڑا ایک قدم بھی نہ ہلا سکا۔

"میاں لگتا ہے کچھ سیکھ کر آئے ہو یا اس آخری پہر میں سکھانے کا ارادہ رکھتے ہو"۔

اس نوجون نے لب کھولے اور رسانیت سے اپنے الفاظوں کو آہستہ آہستہ ادا کرنے کی کوشش کرنے لگا کہ کہیں کوئی لفظ فرد گزاشت نہ ہو جائے۔

”نہ کچھ سیکھا ہے، نہ سکھانے کا ارادہ رکھتا ہوں۔ رات کے اس آخری پہر میں صرف ایک چیز کی جاتی ہے امام صاحب اور وہ ہے محسوس کرنا۔۔۔“۔

ایک پل گہری سانس لی اور پھر سے لب ہلائے جانے لگے۔

”دنیا نیک لوگوں کو سراہتی ہے۔۔۔ انہیں چاہتی ہے۔۔ ان سے محبت بھی کرتی ہے لیکن (اس نے لیکن پر زور دیا، لہجہ پر اسرار ہوتا جا رہا تھا) صرف بظاہر نیک نظر آنے والوں کو۔۔ میں عام بن کر نکلا۔ لوگوں نے دیکھا اور چلے گئے کوئی پوچھنے تک نہیں آیا۔ دن میں یہی لوگ جب میرا چہرہ دیکھتے ہیں تو مجھ سے دعائیں لینے کے لیے میری خدمتوں میں کوئی کثر نہیں چھوڑتے“۔

امام صاحب چہرے سے ہر تاثر ہٹائے اسے بغور سن رہے تھے۔ سرد ہوا کے جھونکے اس کے جیب سے نکلے ہاتھوں کی حرارت کو کم کر کے انہیں جمانے لگے تھے۔

www.novelsclubb.com

"صرف نماز پڑھنے اور قرآن کی چند باتیں دلیل سے بتانے پر یہ سب مجھے بہت نیک کیوں سمجھتے ہیں امام صاحب؟"۔ پراسرار لہجہ اداسی میں گھلنے لگا۔ آنکھوں میں سوال تھا۔

"اللہ تعالیٰ نے اپنے تمام تر بندوں سے ایک جیسا احسن سلوک کرنے کا فرمان دیا ہے پھر مجھے یہ خاص پروٹوکول کیوں دیا جاتا ہے؟ کیا میری پارسائی کا پھل دنیا میں ملنے لگا ہے؟"۔ وہ لمحے بھر کو چپ ہو کر امام صاحب کے بولنے کا انتظار کرنے لگا۔ ناک سرخ ہونے لگی تھی اور ہاتھ کسی برف کی مانند انتہائی سرد۔

"تمہیں کچھ اور پریشان کر رہا ہے۔۔ کیا تم اپنی راہ سے بھٹک گئے ہو"۔ امام صاحب نے چند لمحوں میں اس کے چہرے کے تاثرات پڑھ کر سنا دیے۔ وہ تعجب بھری نظروں سے انہیں دیکھنے لگا۔

"میں۔۔۔ میں نیک تھا امام صاحب"۔ وہ مضمحل سا بولا تھا۔

"لوگوں کی باتوں نے مجھے عام سے بھی بدتر کر دیا۔یہ پروٹوکول مجھے غرور میں مبتلا کر گیا۔۔۔میں۔۔میرا دل خود کو اتنا نیک سمجھنے لگا کہ باقی سب مجھے گناہ گار دکھنے لگے اور پھر اللہ نے مجھ سے۔۔میرے دل سے نور چھین لیا"۔

وہ نڈھال ہونے لگا تھا۔

"یہ دنیا نیک لوگوں کی پہچان کو کیوں نہیں سمجھتی؟بظاہر نیک نظر آنے والا انسان بھی اپنے اندر گناہوں سے بچنے کے لیے ہزاروں جنگیں لڑ رہا ہوتا ہے اور کبھی کبھی نفس پر قابو چھوڑ کر گناہ کر ہی بیٹھتا ہے۔۔دنیا اس گناہ سے لا تعلق ہوتی ہے اور اسے وہی فرشتہ صفت انسان سمجھنے میں مشغول رہتی ہے"۔

"میرا دل سکون سے عاری ہو چکا ہے امام صاحب۔۔میں اب اسے لوگوں کے درمیان نیک بن کر رہنے میں نہیں بلکہ اپنے اللہ کو اکیلے اور تنہا منانے جا رہا ہوں

جہاں کوئی انسان مجھے 'نیک' کے نام سے نہ جانتا ہو۔۔میں یہ شہر اور ملک چھوڑ کر جا رہا ہوں"۔

"آپ نے میری ہر جائز گزارش پوری کی ہے امام صاحب۔۔ایک آخری التجا کرنے آیا ہوں کہ اس طلوع آفتاب پر جب لوگ میرا ذکر کریں یا میرا پوچھیں تو انہیں بتایے گا کہ 'میں نیک تھا' اب نہیں رہا"۔وہ نم آنکھوں سے مسکرایا تھا مانو سارے جہاں کا درد ان میں سمو کر رکھا ہو۔

امام صاحب نے ایک گہری سانس لی اور اثبات میں سر ہلایا۔

"تم اب کیا کرو گے بچے؟"۔وہ اس کی آنکھوں میں جھانکنے کی کوشش کرنے لگے۔

www.novelsclubb.com

"میں اب بظاہر عام بنوں گا۔۔جو روزمرہ کی زندگی میں ایک عام زندگی گزارتا ہے۔۔۔جو برا بھی ہے اور اچھا بھی۔۔جس کی برائی لوگوں پر ظاہر ہوتی ہے اور

نیکیاں صرف اللہ جانتا ہے۔۔وہی جس پر الزام لگائے جاتے ہیں اور وہ مسکرا کر سب نظر انداز کر دیتا ہے کہ یہ میرے گناہ کم کر دیں گے۔۔۔پہلے میں اپنے رب کی نظر میں برا تھا اور لوگوں کی آنکھوں میں نیک،اب میں اللہ کی نظر میں نیک بننا چاہتا ہوں اور لوگوں کی نظر میں عام اور معمولی جسے نیک سمجھ کر عزت نہیں دی جاتی۔۔ایک راز کی بات بتاؤں امام صاحب؟"۔

امام صاحب تو گویا پلک جھپکنا تک بھول بیٹھے تھے۔

"اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ اس دور میں کون نیک ہے اور کون شیطان۔۔ یہاں کے لوگوں کو جمعے کے خطبے میں سمجھایا کریں کہ جسے آپ بہت نیک سمجھ رہے ہوتے ہیں وہ اس کی حقیقت کیا ہے یہ آپ نہیں جانتے۔۔انسان کو صرف انسان سمجھیں اس پر نیک اور بد کے فتوے نہ لگایا کریں۔۔ چھپ کر نیکیاں کرنے والے کی قیمت اس نیک سے ہزار درجے بہتر ہے جو اپنے علاوہ باقی سب کو حقیر اور گناہ گار سمجھتا ہے"۔

”عزت اور ذلت اللہ کے ہاتھ میں ہے اس کا اختیار انسان کو اپنے ہاتھ میں نہیں لینا چاہیے کیوں کہ حدیث کے الفاظ ہیں جو کسی پر وہ الزام لگاتا ہے جو وہ ترک کر چکا ہو تو مرنے سے پہلے وہ خود اس الزام میں ایک نا ایک دفعہ تو اس میں ضرور مبتلا ہوتا ہے“۔

وہ خاموش ہوا تو امام صاحب کا دل کٹنے لگا تھا۔اس کے الفاظ ان کا دل چیر رہے تھے۔

”اگر ان لوگوں کو اس دور میں کسی کو نیک کہنا چاہیے تو وہ صرف ہمارے رسولؐ اور انبیاء اکرام ہیں جو واقع نیک اور معصوم تھے۔ان کو نیک جان کر،ان کا مطالعہ کر کے لوگ ان کے راستے پر کیوں نہیں چلنا چاہتے جس کا ذکر قرآن میں ہے کہ سیدھے راستے پر چلو۔۔امام صاحب یہ وہ راستہ ہے جو آدمؑ سے شروع ہو کر آخری نبیؐ پر ختم ہو گیا ہے۔۔ ہمیں اسی راہ پر چلنے کی ہدایت دی گئی ہے اور میں اس راستے

پر کبھی چلا ہی نہیں تھا پھر بھی نیک اور صالح کے نام سے جانا جانے لگا"۔ نم آنکھوں میں مزید اداسی گھل گئی۔

امام صاحب کے لب ابھی تک ساکت تھے۔ فجر کی اذان میں صرف چند پل باقی تھے وہ امام کو خدا حافظ کہتا جانے کے لیے مڑ گیا۔

ایک ایسے راستے کی جانب جو واقع سیدھا راستہ ہے جس کا ذکر قرآن میں اللہ تعالیٰ نے کیا ہے۔ وہ انبیاء اور رسول کا راستہ ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کا راستہ ہے۔

وہ فیصلہ کر کے گیا تھا کہ نیک لوگوں کی صحبت میں بیٹھے گا اور انہیں نیک نہیں جانے گا بلکل اسی طرح برے لوگوں کی صحبت سے دور رہے گا اور انہیں برا ہرگز نہیں

www.novelsclubb.com

جانے گا۔

امام صاحب ابھی تک وہی کھڑے تھے۔ وہ جا چکا تھا اب اس کا سایہ بھی وہاں نظر نہیں آتا تھا۔ فجر کی ابتدا ہو گئی تھی۔ اذانوں کی میٹھی آواز کانوں میں رس سی گھولنے

لگی۔وہ لَااِلٰہَ اِلّا اللّٰہ کے بعد گھٹنوں کے بل زمین پر بیٹھے اور نظریں کھلے آسمان پر جمالی۔

چند پل، صرف چند پل لگتے ہیں اور زندگی اتھل پتھل ہو جاتی ہے۔وقت کا کاٹا پلٹتا ہے اور غرور کا سر قلم کر دیا جاتا ہے۔ایک نیا طلوب آفتاب ایک نیا آغاز لے کر آتا ہے۔کورا مستقبل جسے لکھنے کا اختیار ایک بار پھر انسان کو دیا جاتا ہے۔سیاہ کو سفید کرنے کا اختیار۔گناہوں کو چھوڑ کر نور دل میں بھرنے کا اختیار۔

وہ وہیں چوکھٹ پر سجدے میں گر گئے۔ہاں انہیں یاد آیا تھا کہ 'وہ بھی نیک تھے' پھر وہ بھی بھٹک گئے اور کس طرح آج اللہ نے انہیں ایک دوسرہ موقع دیا۔چنے گئے نیک لوگوں میں شامل ہونے کا موقع۔

ختم شد

www.novelsclubb.com